# مارکنگ اسکیم اردو

# (Marking Scheme Urdu)

# سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

## مارچ 2018

### اردو (کور)

### Urdu(Core)

### ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

### (General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سر سری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح کے ہی انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی

تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن(Head Examiner)اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم(Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کرکے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme)کے مطابق ہو رہی ہے،وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کرکے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن/ممتحن حضرات کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورے نمبر دیے جائیں۔

(16) جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

(17) متبادل جوابات (MCQ) والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف (a)/(b)/(c) لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیئے جائیں گے۔

| Series — SGN | SET — 4 |
|---|---|

Code No. 3

# مارکنگ اسکیم

## اردو (کور)

## Urdu(Core)

مقررہ وقت:3 گھنٹے — کل نمبر: 100

Time Allowed: 3 Hours — M.M. 100

| نمبروں کی تقسیم | ممکنہ جوابات/ویلیو پوائنٹ | سوال نمبر |
|---|---|---|
| | **حصہ (الف)**<br>درج ذیل (غیر درسی)عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10<br>"پارلیمنٹ کا رکن ہونے کے بعد بھی حسرتؔ نے ہمیشہ کی طرح تھرڈ کلاس میں سفر کیا۔ دہلی میں دفتر "وحدت" یا ایک مسجد کے حجرے میں قیام کرتے۔ فسادات کی افراتفری میں بھی وہ پابندی سے پہنچتے اور دستور سازی میں حصہ لیتے۔ باوجود عسرت و تنگی کے مولانا نے کبھی کسی کا احسان لینا گوارہ نہ کیا۔ کبھی کبھی یہاں تک نوبت آجاتی کہ گھر میں کھانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تھا۔ احباب اور خوش عقیدت اصحاب امداد کے لیے طرح طرح کے بہانے ڈھونڈتے مگر مولانا کسی حال میں کسی طرح کی امداد قبول نہ کرتے۔<br>دوسری گرفتاری سے رہائی کے بعد کچھ دنوں تک میرٹھ اور موہانی میں نظر بند رہے۔ اس زمانے میں حکومت نے ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ الاؤنس کی پیش کش کی لیکن انھوں نے اسے لینا | 1 |

گوارہ نہ کیا۔ حالانکہ ان کی مالی حالت بہت سقیم تھی۔ انھوں نے دستور ساز اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے پچھتر روپے یومیہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور اس پر احتجاج کیا تھا کہ ممبروں کے لیے اتنی بڑی رقم یومیہ بھتہ لینا ہندوستان کے غریب عوام کے ساتھ بڑا ظلم ہے۔ ان واقعات کی روشنی میں حسرتؔ کی شخصیت ایک ترشے ہوئے ہیرے کی طرح پہلو دار ہے۔ وہ انتہائی سادہ مزاج، سچے اور پُر خلوص انسان تھے۔''

(i) پارلیمنٹ کا ممبر ہونے کے باوجود حسرتؔ کس کلاس میں سفر کرتے تھے؟

(ii) فسادات کی افراتفری کے باوجود وہ پابندی سے کس چیز میں حصہ لیتے تھے؟

(iii) میرٹھ اور موہانی کی نظر بندی کے زمانے میں حکومت نے ان کو کتنے روپے ماہانہ الاؤنس کی پیش کش کی تھی؟

(iv) اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے انھوں نے پچھتر روپے یومیہ لینے سے کیوں انکار کر دیا؟

(v) ان واقعات کی روشنی میں حسرتؔ کی شخصیت کیسی نظر آتی ہے؟

**یا**

''بستی کی بوڑھیاں اس پر متفق ہیں کہ ماتا بدل کا صحیفہ حیات بالکل کورا ہے۔ یہ مزدوری کرتے ہیں اور حقہ پیتے ہیں۔ یہ اکثر و بیشتر انھیں دو مشاغل میں مصروف پائے جاتے ہیں۔ جب یہ متحرک ہوتے ہیں ان کے سر پر ٹوکری ہوتی ہے۔ حالت سکون میں حقہ سے ہم آویز ہوتے ہیں۔ مزدوری میں ان کا محبوب مشغلہ سفالہ پوش مکانوں کی مرمت ہے۔ لیکن کام کی نوعیت کچھ ہی ہو، کوئی موقع و محل ہو ان کی یکسوئی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ شکل و صورت دیکھ کر ذہن لارڈ ویلزلی کی اس تصویر کی جانب منتقل ہوتا ہے جو ابتدائی دور کی بعض تاریخ ہندوستان میں نظر آتا ہے۔

قصبے میں کوئی مکان ایسا نہیں جس کے بنانے، بگاڑنے یا مرمت کرنے میں ماتا بدل کی خدمات سے کسی نہ کسی وقت استفادہ نہ کیا گیا ہو اور شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہو جس کے زندہ یا مردہ

افراد سے ماتابدل واقف نہ ہوں۔ ہر مکان کے تفصیلی جغرافیہ سے یہ آشنا ہیں۔ ماتابدل کو یہ بھی معلوم ہے کہ ان کی خدمات کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہو گی۔ مثلاً ٹوکری، بیلچہ، رسی، سیڑھی، گھڑا، پھاوڑا اور وہ مکان کے کس حصے میں رکھی ملیں گی۔ یا موجود نہیں تو کہاں سے عاریتاً حاصل کی جاسکتی ہیں۔"

(i) بستی کی بوڑھیاں کس بات پر متفق ہیں؟

(ii) ماتابدل کے دو مشاغل کون کون سے ہیں؟

(iii) ان کا محبوب مشغلہ کیا ہے؟

(iv) ان کی شکل وصورت دیکھ کر ذہن کس کی تصویر کی طرف منتقل ہوتا ہے؟

(v) ماتابدل ہر مکان کی کس چیز سے آشنا ہیں؟

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| (i) | پارلیمنٹ کا ممبر ہو جانے کے باوجود حسرت تھرڈ کلاس میں سفر کرتے تھے۔ | 2 |
| (ii) | فسادات کی افراتفری کے باوجود وہ پابندی سے دستور سازی میں حصہ لیتے تھے۔ | 2 |
| (iii) | میرٹھ اور موہانی کی نظربندی کے زمانے میں حکومت نے ان کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ الاؤنس کی پیش کش کی تھی۔ | 2 |
| (iv) | دستور ساز اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے پچھتر روپے یومیہ لینے سے اس لیے انکار کر دیا تھا کہ ممبروں کے لیے اتنی بڑی رقم یومیہ بھتہ لینا ہندوستان کے غریب عوام کے ساتھ بڑا ظلم ہے۔ | 2 |
| (v) | ان واقعات کی روشنی میں حسرتؔ کی شخصیت ایک ترشے ہوئے ہیرے کی طرح پہلو دار نظر آتی ہے۔ وہ انتہائی سادہ مزاج، سچے اور پُر خلوص انسان تھے۔ | 2 |
| | | **کل نمبر**=10 |

**یا**

| | | |
|---|---|---|
| | (i) بستی کی بوڑھیاں اس بات پر متفق ہیں کہ ماتابدل کا صحیفہ حیات بالکل کورا ہے۔<br>(ii) ماتابدل کے دو مشاغل مزدوری کرنا اور حقہ پینا ہیں۔<br>(iii) ان کا محبوب مشغلہ سفالہ پوش مکانوں کی مرمت ہے۔<br>(iv) ان کی شکل و صورت دیکھ کر ذہن لارڈ ویلزلی کی اس تصویر کی جانب منتقل ہوتا ہے جو ابتدائی دور کی بعض تاریخ ہندوستان میں نظر آتا ہے۔<br>(v) ماتابدل ہر مکان کے تفصیلی جغرافیہ سے آشنا ہیں۔ | 2<br>2<br>2<br>2<br>2<br>کل نمبر =10 |
| 2 | درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر دوسو(200)الفاظ کا مضمون لکھیے۔ 15<br>(i) ہمیں ہمارے دوستوں سے بچاؤ<br>(ii) تندرستی ہزار نعمت ہے<br>(iii) شجر کاری کے فائدے<br>(iv) انٹرنیٹ کے فائدے اور نقصانات<br>(v) سگریٹ نوشی کے نقصانات<br>(vi) میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے<br>(vii) میری پسندیدہ کتاب<br>**جواب:**<br>(i) **ہمیں ہمارے دوستوں سے بچاؤ**<br>(a) تمہید و تعارف<br>(b) نفسِ مضمون | <br><br><br><br><br><br><br><br><br><br>3<br>6 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 3 | | اندازِ بیان (c) | |
| 3 | | اختتام (d) | |
| کل نمبر=15 | | | |
| | **تندرستی ہزار نعمت ہے** | | (ii) |
| 3 | | تمہید و تعارف (a) | |
| 6 | | نفسِ مضمون (b) | |
| 3 | | اندازِ بیان (c) | |
| 3 | | اختتام (d) | |
| کل نمبر=15 | **شجرکاری کے فائدے** | | (iii) |
| 3 | | تمہید و تعارف (a) | |
| 6 | | نفسِ مضمون (b) | |
| 3 | | اندازِ بیان (c) | |
| 3 | | اختتام (d) | |
| کل نمبر=15 | **انٹرنیٹ کے فائدے اور نقصانات** | | (iv) |
| 3 | | تمہید و تعارف (a) | |
| 6 | | نفسِ مضمون (b) | |
| 3 | | انداز بیان (c) | |
| 3 | | اختتام (d) | |
| کل نمبر=15 | **سگریٹ نوشی کے نقصانات** | | (v) |
| 3 | | تمہید و تعارف (a) | |
| 6 | | نفسِ مضمون (b) | |

| | | |
|---|---|---|
| 3 | (c) اندازِ بیان | |
| 3 | (d) اختتام | |
| کل نمبر=15 | | |
| | (vi) **میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے** | |
| 3 | (a) تمہید و تعارف | |
| 6 | (b) نفسِ مضمون | |
| 3 | (c) اندازِ بیان | |
| 3 | (d) اختتام | |
| کل نمبر=15 | | |
| | (vii) **میری پسندیدہ کتاب** | |
| 3 | (a) تمہید و تعارف | |
| 6 | (b) نفسِ مضمون | |
| 3 | (c) اندازِ بیان | |
| 3 | (d) اختتام | |
| کل نمبر=15 | | |
| | اپنے دوست کو خط لکھ کر دہلی آنے کی دعوت دیجیے اور یہ بھی لکھیے کہ دہلی آنے پر اسے کہاں کہاں کی سیر کرائیں گے۔ 8 | 3 |
| | **یا** | |
| | اپنے علاقے کے کونسلر کو علاقے کی صفائی ستھرائی کا بہتر انتظام کرنے کے لیے درخواست لکھیے۔ | |
| | **جواب: خط** | |
| 2 | خاکہ (پتا اور تاریخ) | |
| 1 | القاب و آداب | |
| 4 | نفس مضمون | |
| 1 | اختتام | |
| کل نمبر=8 | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | **یا**<br>**درخواست**<br>خاکہ (جس کے نام درخواست لکھی جارہی ہے اس کا عہدہ اور پتا)<br>مقصد کی وضاحت<br>القاب و آداب<br>نفس مضمون (درخواست کے مقصد کی تفصیل)<br>اختتام | <br><br>1<br>1<br>1<br>4<br>1<br>**کل نمبر=8** |
| 4 | درج ذیل عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔ 7<br>"بے تکلف اور مخلص دوستوں کو خط لکھنے میں بڑا لطف آتا تھا۔ ان خطوط میں میں سب کچھ لکھ دیتا تھا۔ یہ میرے اچھے برے خیالات اور جذبات کی سب سے اچھی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے اس کا خیال آیا کرتا تھا کہ کہیں یہ منظر عام پر نہ آجائیں چنانچہ ایک بار ایک عزیز دوست کی وفات کی خبر آئی تو بہت لمبا اور دشوار سفر کر کے جلد سے جلد پہنچا۔ مرحوم میرے خطوط سینت کر رکھتے تھے۔ پہنچتے ہی کاغذات کا جائزہ لیا اور اپنے خطوط کا بنڈل قبضہ میں کر کے آگ کے حوالے کر دیا۔ خدا کرے میرے اس قسم کے خطوط جن بزرگوں دوستوں اور عزیزوں کے پاس ہوں وہ ان کو تلف کر چکے ہوں۔ وہ میرے اور ان کے درمیان پرائیویٹ گفتگو تھی جس کو مشتہر کرنا اخلاقی جرم ہے۔ فائدہ کوئی نہیں فتنے کا امکان زیادہ ہے۔ میرے نزدیک اچھے خطوط بالعموم وہ ہوتے ہیں جن کو شائع نہ کیا جاسکے۔ مجھے لکھنے پر جو قدرت حاصل تھی اس کی واقعی خوشی اس وقت ہوتی تھی جب بے تکلف احباب، مخلصوں اور عزیزوں کو خط لکھنے بیٹھتا۔"<br>**یا**<br>'دشمنوں سے اس طرح ملتے جیسے دوستوں سے ملا جاتا ہے۔ دوستوں سے یوں برتاؤ کرتے جیسے عزیزوں سے کیا جاتا ہے۔ اور عزیزوں کو اپنی جان کی طرح عزیز رکھتے تھے۔ کوئی ان سے کام | |

| | | |
|---|---|---|
| | نکالنا چاہتا یا کسی کو ان سے ضرورت آپڑتی تو انھیں یاد ہی نہیں رہتا تھا کہ اپنا کون ہے اور بیگانہ کون۔ مقصود انھیں صرف کام کر دینا ہوتا تھا اور اس وقت ہر ایک ان کا اپنا ہوتا تھا۔ بیگانہ کوئی بھی نہ رہتا۔ خلق اللہ کی خدمت وہ عبادت کی طرح کرتے اور خدمت کرنے میں انھیں وہی مزہ آتا جو دوسروں کو خدمت لینے میں آتا ہے۔<br><br>قدوائی صاحب سر تا پا عمل تھے اور ہر وقت عملی سرگرمیوں میں منہمک۔ اس کے باوجود خشک ذرا نہ تھے۔ ہر وقت خوش رہتے تھے، اور دوسروں کو بھی خوش رکھنے میں لگے رہتے تھے۔ بہت سویرے اٹھتے اور اسی وقت سے ان کا کام شروع ہو جاتا۔ دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام منٹوں میں چکا دیتے۔ رفیع صاحب کا انتقال ساٹھ سال کی عمر میں ہوا لیکن بے لوث اور شاندار خدمات کی بدولت ان کا نام رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔" | |
| 5 | **خلاصہ:**<br>بے تکلفی میں لکھے گئے خطوط جذبات کی ایک اچھی ترجمانی کرتے ہیں۔ مصنف کو اس بات کا بھی خیال ہے کہ ان خطوط میں ایسی باتیں بھی لکھ دی جائیں جو دوسروں کو پڑھنے سے فتنے کا امکان ہے۔ مصنف نہیں چاہتا کہ یہ پرائیویٹ خطوط دیگر لوگوں تک پہنچے کیونکہ پرائیویٹ گفتگو کو مشتہر کرنا اخلاقی جرم ہے۔ اسی لیے وہ اپنے دوستوں سے ان کو تلف کرنے کی گزارش کرتا ہے۔ | |
| 2 | **عنوان: "غیر مطبوعہ خطوط" یا "ذاتی خطوط"**<br>**نوٹ:- طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے، اس پر بھی پورے نمبر دیے جائیں۔**<br>**یا**<br>**خلاصہ:**<br>رفیع احمد قدوائی صاحب کا کوئی دوست ہو یا دشمن، عزیز ہو یا کوئی غیر سبھی سے اپنے پن سے پیش آتے تھے۔ کسی کا کوئی کام ان کی ذات سے ہو تو وہ اپنے پرائے کی تخصیص نہیں کرتے | |

| | | |
|---|---|---|
| 5<br><br>2<br><br>**کل نمبر=7** | تھے۔ان کا مقصد اس وقت صرف یہ ہوتا تھا کہ کام وقت پر ہو جائے یعنی دوسروں کی خدمت کو وہ عبادت سمجھتے تھے اور اس کام میں انھیں بہت مزہ آتا تھا۔خوش رہتے تھے اور خوش رکھتے تھے۔ان کا نام ہمیشہ باقی رہے گا۔<br>**عنوان:- "خدمت خلق" یا "عظیم شخصیت رفیع احمد قدوائی"**<br>**نوٹ:- طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے، اس پر بھی پورے نمبر دیے جائیں۔** | |
| | درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10<br>(i) شیشے میں اتارنا<br>(ii) جان میں جان آنا<br>(iii) آسمان کے تارے توڑنا<br>(iv) اپنا راگ الاپنا<br>(v) مٹھی گرم کرنا<br>(vi) باغ باغ ہونا<br>(vii) پگڑی اچھالنا<br>(viii) بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹنا<br>(ix) مجرا بجالانا<br>(x) آگ بھڑکانا | 5 |

| | | |
|---|---|---|
| | **جواب:** | |
| 1+1=2 | (i) شیشے میں اتارنا : قابو میں لانا<br>ناصر صاحب ہر کسی کو شیشے میں اتارنے کا فن جانتے ہیں۔ | |
| 1+1=2 | (ii) جان میں جان آنا : تسلی ہونا<br>گمشدہ بچہ کو پاکر ماں کی جان میں جان آگئی۔ | |
| 1+1=2 | (iii) آسمان کے تارے توڑنا : ناممکن اور دشوار کام کرنا<br>میرے امتحان میں اول آنے پر بھائی جان نے شاباشی دیتے ہوئے کہا، واہ تم نے تو آسمان کے تارے توڑ دیے۔ | |
| 1+1=2 | (iv) اپنا راگ الاپنا : اپنی ہی بات کہے جانا<br>نسرین کو لاکھ سمجھایا مگر اس نے کسی کی نہ سنی اپنا ہی راگ الاپتی رہی۔ | |
| 1+1=2 | (v) مٹھی گرم کرنا : رشوت دینا<br>آج کے دور میں کوئی کام بغیر مٹھی گرم کیے نہیں ہو سکتا۔ | |
| 1+1=2 | (vi) باغ باغ ہونا : بہت خوش ہونا<br>نعیم نے جب یہ سنا کہ دسویں جماعت کا ریاضی کا پرچہ دوبارہ نہیں ہوگا تو اس کا دل باغ باغ ہو گیا۔ | |
| 1+1=2 | (vii) پگڑی اچھالنا : ذلیل کرنا<br>راکیش نے اپنی بے ہودہ باتوں سے ساحل کی پگڑی اچھال دی۔ | |
| 1+1=2 | (viii) بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹنا : اس چیز کا مل جانا جس کی امید نہ ہو<br>لکی ڈرا میں حامد کو موبائیل ملنے پر اس کے والد نے کہا بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| | (ix) مجرا بجالانا : آداب و تسلیمات بجالانا<br>عرس کے موقع پر درگاہ شریف میں لوگ عقیدت سے مجرا بجالاتے ہیں۔<br>(x) آگ بھڑکانا : غصہ دلانا<br>مخالف پارٹی کے خلاف نعرے بازی نے آگ بھڑکا دی۔ | 1+1=2<br>1+1=2<br>کل نمبر10= 2×5 |
| 6 | اسکول میں ہونے والی کتابوں کی نمائش کا اشتہار بنایئے۔ 5<br>**جواب: اشتہار**<br>کتابیں پڑھنے اور خریدنے کا شاندار موقع<br>**خوشخبری**<br>آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ فتح پوری مسلم سینئر سیکنڈری اسکول میں ہر سال کی طرح اس سال بھی بہترین اور نایاب کتب کی نمائش کا اہتمام کیا جارہا ہے<br>**تاریخ: 4 اپریل تا 10 اپریل 2018**<br>**وقت: صبح ۱۰ بجے سے شام ۵ بجے تک**<br>بہت سی کتابوں پر 10% چھوٹ بھی دی جارہی ہے۔<br>**اس سنہرے موقع کا فائدہ اٹھائیں** | اشتہار کا خاکہ =2<br>اشتہار کا متن=3<br>کل نمبر=5 |
| 7 | درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 7<br>"رامو دھوبی کسی زمانے میں سوئی والان میں رہتا تھا۔ لیکن جب اس کے بہت سے گاہک ہجرت کرکے چلے گئے اور جو باقی رہ گئے، اس قدر غریب ہوگئے کہ خود اپنے ہاتھوں کپڑا دھونے لگے تو رامو دھوبی بھی ہجرت کرکے وہاں سے چلا آیا اور جمنا پار آکے کرشن نگر میں بس گیا۔ یہاں مجھے بہت سخت کام کرنا پڑا۔ رامو صبح اٹھتے ہی کپڑوں کی گٹھڑیاں میری پیٹھ پر لاد کر چل دیتا اور جمنا کے کنارے پانی میں کھڑا ہو کر چھوا چھو نتر و کر دیتا۔ دوپہر کو اس کی بیوی کھانا لے کر آتی تھی۔ اور کچھ دھلے ہوئے کپڑے میری پیٹھ پر لاد کر استری کے لیے لے جاتی تھی۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| | میں دن بھر جمنا کے کنارے گھاس چرتا رہتا، یا ریل کے پل سے گزرتی مخلوق کا تماشا دیکھتا۔ دن ڈھلے رامو پھر میری پیٹھ پر کپڑے لاد کر خود سوار ہو کر واپس گھر چلا جاتا اور مجھے ایک کھونٹے سے باندھ کر میرے سامنے گھاس ڈال کے تھکا ہارا اپنی چارپائی پر دراز ہو جاتا۔"<br><br>(i) رامو دھوبی پہلے کہاں رہتا تھا؟<br><br>(ii) رامو نے ہجرت کیوں کی؟<br><br>(iii) ہجرت کے بعد رامو کہاں بس گیا؟<br><br>(iv) رامو کی بیوی کیا کرتی تھی؟<br><br>(v) گدھا دن بھر جمنا کنارے کیا کرتا رہتا تھا؟<br><br>**یا**<br><br>"میں بلا جھجک کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستانی گلوکاراؤں میں لتا کے مقابلے کی کوئی گلوکارہ نہیں ہوئی۔ لتا کی وجہ سے فلمی سنگیت کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ کلاسیکی موسیقی کے سلسلے میں لوگوں کا زاویہ نظر بھی بدل گیا۔ پہلے بھی گھر گھر چھوٹے بچے گیت گایا کرتے تھے لیکن ان گیتوں میں اور آج کل کے گائے جانے والے گانوں میں بڑا فرق نظر آتا ہے۔ آج کل کے ننھے منے بھی سُر میں گانے لگتے ہیں، کیا یہ لتا کا جادو نہیں ہے۔ کوئل کی آواز جب مسلسل کانوں سے ٹکراتی ہے تو سننے والا اس کو نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ فطری امر ہے۔ اس طرح لتا نے نہ صرف نئی نسل کو متاثر کیا بلکہ فلمی گیت اور سنگیت میں عوام کی دلچسپی میں بھی اضافہ کیا۔ یقیناً سنگیت کی مقبولیت اس کے فروغ اور اس کی ہر دل عزیزی میں اضافے کا شرف لتا کو ہی حاصل ہے۔ گانوں سے دلچسپی رکھنے والے کسی عام آدمی کو لتا کے گیتوں کا اور کلاسیکی گیتوں کا ٹیپ سنایا جائے تو لتا کے گیتوں کے ٹیپ کو ہی پسند کرے گا۔"<br><br>(i) لتا کے بارے میں بلا جھجک کیا کہا جا سکتا ہے؟<br><br>(ii) لتا کی وجہ سے فلمی سنگیت کو کیا حاصل ہوا؟ | |

| | | |
|---|---|---|
| | (iii) آج کل کے ننھے منے کس طرح گانے لگے ہیں؟ | |
| | (iv) کوئل کی آواز جب مسلسل کانوں سے ٹکراتی ہے تو سننے والا کیا کرتا ہے؟ | |
| | (v) سنگیت کی ہر دلعزیزی میں اضافے کا شرف کسے حاصل ہے؟ | |
| | **جواب:** | |
| 1 | (i) رامو دھوبی پہلے سوئی والان میں رہتا تھا۔ | |
| 2 | (ii) رامو نے ہجرت اس لیے کی کہ اس کے گاہک ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور جو باقی رہ گئے تھے وہ اس قدر غریب ہو گئے تھے کہ خود اپنے ہاتھوں سے کپڑا دھونے لگے تھے۔ | |
| 1 | (iii) ہجرت کے بعد رامو جمنا پار آ کے کرشن نگر میں بس گیا تھا۔ | |
| 1 | (iv) رامو کی بیوی دوپہر کو کھانا لے کر آتی تھی اور دھلے ہوئے کپڑے استری کرنے کے لیے لے جاتی تھی۔ | |
| 2<br>**کل نمبر=7** | (v) گدھا دن بھر جمنا کے کنارے گھاس چرتا رہتا تھا اور ریل کے پل سے گزرتی مخلوق کا تماشا دیکھتا رہتا تھا۔ | |
| | **یا** | |
| 1 | (i) لتا کے بارے میں بلا جھجک یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستانی گلوکاراؤں میں اس کے مقابلے کی کوئی گلوکارہ نہیں ہوئی۔ | |
| 1 | (ii) لتا کی وجہ سے فلمی سنگیت کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ | |
| 1 | (iii) آج کل کے ننھے منے سُر میں گانے لگے ہیں۔ | |
| 2 | (iv) کوئل کی آواز جب مسلسل کانوں سے ٹکراتی ہے تو سننے والا اس کو نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے۔ | |
| 2<br>**کل نمبر=7** | (v) سنگیت کی ہر دل عزیزی میں اضافے کا شرف لتا منگیشکر کو حاصل ہے۔ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 8 | مصنف نے پھول والوں کی سیر کا جو منظر پیش کیا ہے اسے اپنے الفاظ میں لکھیے؟ 5<br><br>**یا**<br><br>افسانہ ''گاؤں کی لاج''، ہمیں کیا پیغام دیتا ہے۔ واضح کیجیے۔<br><br>**جواب:**<br><br>**پھول والوں کی سیر**<br><br>مرزا فرحت اللہ بیگ نے پھول والوں کی سیر میں بتایا ہے کہ ہر سال بھادوں کے شروع میں مہرولی میں پھول والوں کی سیر کا میلہ لگتا تھا۔ پھول والوں کی سیر کا اعلان ہوتے ہی سارا شہر تیاریوں میں لگ جاتا تھا۔ قلعہ میں تو شادی کا سماں ہوتا۔ کہیں چوڑیاں پہنائی جارہی ہیں، کہیں سرخ رنگ کے دوپٹے رنگے جارہے ہیں تو کہیں مہندی پیسی جارہی ہے۔ رات کے دو بجے سواری کا بگل بجا تو سواریاں میدان میں آنے لگتیں۔ تین بجے پہلی رتھ روانہ ہوئی اور اس کے پیچھے دوسری سواریاں۔ سب سے آخر میں نواب زینت محل کی پالکی کے لاہوری دروازے پر پہنچتے ہی کپتان ڈگلس قلعہ دار نے سلامی دی۔ قلمانیوں، ترکنوں کی پلٹنیں عمدہ لباس میں ملبوس اور ہتھیاروں سے لیس شہزادیوں کی سواری کے ارد گرد رہتیں سورج نکلنے سے پہلے سواری پرانے قلعہ پہنچ گئی۔ بادشاہ نے شیر شاہ کی مسجد میں نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ ہمایوں کے مقبرہ پہنچے اس کے بعد درگاہ شریف۔ دلی والوں کو اس درگاہ سے خاص عقیدت ہے۔ یہاں ہر عقیدت مند کی مراد پوری ہوتی ہے۔ مہرولی کا بازار بہت پُر رونق ہے۔ یہاں دنیا بھر کی دکانیں لگی ہیں۔ مٹھائیاں، کھلونوں، حلوائیوں، کبابوں، پراٹھوں، بریانی وغیرہ کی خوشبو سے سارا بازار مہک اٹھا ہے۔ ہلکی ہلکی پھوار میں لوگ میلے کا لطف لے رہے ہیں۔ کوئی جھولا جھول رہا ہے تو کوئی لذیذ پکوان سے لطف اٹھا رہا ہے۔ درگاہ شریف پر لوگ دس بجے پنکھا چڑھا کر شمسی تالاب پہنچے۔ تالاب میں کشتی رانی کا مزہ لیا اور آتش بازی سے تالاب کے کنارے روشن ہو جاتے۔ دو بجے آتش بازی ختم ہوئی سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ | 5 |

| | | |
|---|---|---|
| 5<br><br>کل نمبر = 5 | **یا**<br>**" گاؤں کی لاج" کا پیغام**<br>افسانہ" گاؤں کی لاج" ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہندوستان گنگا جمنی تہذیب کا آئینہ ہے۔اس میں سبھی مذہب کے لوگ مل جل کر محبت سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ذاتی رنجشوں کو بھلا کر گاؤں کی عزت کو اولیت دی جاتی ہے۔ | |
| <br><br><br><br><br><br><br><br><br><br>2 | درج ذیل میں سے صرف چار سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 8<br>(i) گاروقبیلہ جسے "آچک" بھی کہتے ہیں اس کی کیا خصوصیات ہیں؟<br>(ii) دعوت میں جانے اور نہ جانے کے متعلق مصنف نے کیا خیال ظاہر کیا ہے؟<br>(iii) لتا کے گیتوں میں دو لفظوں کے درمیان کا فاصلہ کس طرح بھرا جاتا ہے؟<br>(iv) مصنف نے جاپانیوں کی ایمانداری کا کیا ذکر کیا ہے؟<br>(v) چچا چھکن کے خط کو منصرم صاحب کی بیوی نے کیوں واپس کر دیا؟<br>(vi) خطوط کو غالب نے اپنی دل لگی کا سامان کیوں کہا ہے؟<br>(vii) مصنف کے بھائی نے ٹیلی فون کے متعلق کیا نوٹس لگایا؟<br>(viii) ہریش اپنی بسر اوقات کیسے کرتا تھا؟<br>**جواب:**<br>(i) گاروقبیلے کے لوگ اپنے مکانوں میں کھڑکیاں نہیں بناتے۔اس علاقے میں کپاس کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے اسی لیے یہ لوگ اپنے کپڑے خود بنتے اور رنگتے ہیں۔ | 9 |

| | | |
|---|---|---|
| 2<br><br>2<br><br>2<br><br>2<br><br>2<br><br>2<br><br>2<br>کل نمبر= 8 | (ii) دعوت میں جائیں تو معدہ اور عاقبت دونوں خراب ہوتے ہیں۔ اور نہ جائیں تو غرور اور بے توجہی کی شکایت ہوتی ہے۔<br>(iii) لتا کے گیتوں میں دو لفظوں کے درمیان کا فاصلہ ترنم سے اس طرح بھرا جاتا ہے کہ دونوں لفظ ایک دوسرے میں سمائے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔<br>(iv) جاپانیوں کی ایمانداری کا ثبوت یہ ہے کہ ان کے گھر لکڑی سے بنے ہوتے ہیں جن میں دروازہ نہیں ہوتا۔ کاغذ کی طرح بنے ہونے کے باوجود گھر میں قیمتی سامان بالکل محفوظ رہتا ہے یعنی چوری نہیں ہوتی۔<br>(v) چچا چھکن کے خط کو منصرم صاحب کی بیوی نے یہ کہہ کر واپس کر دیا، پیاری بہن شاید غلطی سے کسی اور کے نام کا خط میرے نام کے لفافے میں بھیج دیا گیا ہے۔<br>(vi) غالب اپنی خلوت کو خطوط کے ذریعے جلوت میں بدل دیتے ہیں۔ وہ خط کو خط نہیں سمجھتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں خط لکھنے والا خود ان کے پاس چلا آیا ہے۔ وہ اپنی تنہائی کو خط پڑھ کر اور ان خطوط کا جواب لکھ کر دور کر لیتے ہیں۔ اس طرح ان کا دل بہل جاتا ہے، اسی لیے غالبؔ نے خطوط کو اپنی دل لگی کا سامان کہا ہے۔<br>(vii) مصنف کے بھائی نے ٹیلی فون سے متعلق یہ نوٹس لگا دیا کہ جو صاحبان مزاج پُرسی کو آئیں وہ فون کو ہاتھ نہ لگائیں اور جو فون کرنے آئیں وہ مزاج نہ دریافت کریں۔<br>(viii) ہریش رات کو ہوٹلوں میں برتن مانجھ کر اپنی بسر اوقات کرتا تھا۔ | |
| | ''اپنے گھر کا حال'' میں پیش کیے گئے خیالات کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔ 10<br>**یا**<br>نظم ''پھول مالا'' کا مرکزی خیال لکھیے۔ | 10 |

<table>
<tr>
<td>10<br><br>10<br><br>کل نمبر= 10</td>
<td>جواب:<br>اپنے گھر کا حال میر تقی میر کی مثنوی ہے جس میں انھوں نے اپنے گھر کی ابتری کا حال بیان کیا ہے۔ بہت خستہ حال گھر ہے دیواریں جس کی خراب ہیں، چھت ٹپکتی ہے، چڑیوں نے اپنا گھونسلہ بنالیا ہے اور آپس میں جنگ کرتی رہتی ہیں۔ بستر میں کھٹمل گھسے ہوئے ہیں۔ خوب کھٹملوں کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ ختم ہی نہیں ہوتے اور رات بھر بھنبھوڑتے ہیں۔ چار پائی کی چولیں نکل گئی ہیں اور سونے کے لیے کوئی کھاٹ تک نہیں بچی ہے۔ بارش میں مکان کی حالت بہت بری ہو جاتی ہے۔ گھر میں پانی بھر جاتا ہے، دیوار گر گئی ہے اور کتوں نے راستہ بنالیا ہے۔ان کتوں کے غرّانے کی آواز نے دماغ کھالیا ہے۔ یہ ایسا گھر ہے جس میں راحت کا کوئی سامان نہیں ہے۔<br>یا<br>"پھول مالا" کا مرکزی خیال<br>نظم "پھول مالا" کے شاعر پنڈت برج نارائن چکبست ہیں۔اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ یوروپ کی نقل کر کے ہم اپنی تہذیب اور ثقافت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ یوروپ کے رنگ میں رنگ کر اپنی تہذیب بھول جاتے ہیں۔ آنے والی نسلوں کے اخلاقی اقدار کے لیے ہمیں خود کو اپنی تہذیب میں ڈھالنا ہوگا۔ یوروپ کی اور ہماری تہذیب بالکل الگ ہیں اور دونوں ایک دوسرے میں نہیں سماسکتیں۔</td>
<td></td>
</tr>
<tr>
<td></td>
<td>درج ذیل شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10<br><br>جنس اعلیٰ کوئی کھٹولا کھاٹ    پائے پٹی رہے ہیں جس کا پھاٹ<br>کھٹملوں سے سیاہ ہے سو بھی    چین پڑتا نہیں ہے شب کو بھی<br>شب بچھونا جو میں بچھاتا ہوں    سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں<br>کیڑا ایک ایک پھر مکوڑا ہے    کھانے کو شام ہی سے دوڑا ہے<br>گرچہ بہتوں کو میں مسل مارا    پر مجھے کھٹملوں نے مل مارا<br>ملتے راتوں کو گھس گئیں پوریں    ناخنوں کی ہیں لال سب کوریں</td>
<td>11</td>
</tr>
</table>

| | | |
|---|---|---|
| | (i) کھٹولا کھاٹ کو شاعر نے جنس اعلیٰ کیوں کہا ہے؟<br>(ii) "سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟<br>(iii) ''پر مجھے کھٹملوں نے مل مارا'' میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟<br>(iv) کسے ملنے میں پوریں گھس گئیں؟<br><br>**یا**<br><br>یہ سرزمین ہے گوتم کی اور نانک کی<br>اس ارض پاک پہ وحشی نہ چل سکیں گے کبھی<br><br>ہمارا خون امانت ہے نسل نو کے لیے<br>ہمارے خون پہ لشکر نہ پل سکیں گے کبھی<br><br>کہو کہ آج بھی ہم سب اگر خموش رہے<br>تو اس دمکتے ہوئے خاکداں کی خیر نہیں<br><br>جنوں کی ڈھالی ہوئی ایٹمی بلاؤں سے<br>زمین کی خیر نہیں، آسماں کی خیر نہیں<br><br>گذشتہ جنگ میں گھر ہی جلے مگر اس بار<br>عجب نہیں یہ تنہائیاں بھی جل جائیں<br><br>(i) ''ارض پاک'' شاعر نے کسے کہا ہے؟<br>(ii) ''ہمارا خون امانت ہے نسلِ نو کے لیے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟<br>(iii) دمکتے ہوئے خاکداں کے کیا معنی ہیں؟<br>(iv) ''جنوں کی ڈھالی ہوئی'' سے شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟ | |

| | | |
|---|---|---|
| | **جواب:**<br>(i) شاعر نے گھر کے کھاٹ کھٹولے کو اعلیٰ درجے کی چیز کہا ہے کیونکہ ان چار پائیوں کی خوبی یہ ہے کہ ان کے پائے اور پٹی پھٹ کر خستہ ہو گئے ہیں۔<br>(ii) سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں، سے شاعر کی مراد ہے کہ بستر کا بچھانا اس کے سر پر مصیبت کا پہاڑ توڑ دیتا ہے، جب وہ بستر بچھاتا ہے تو ہزاروں کھٹمل بستر پر رینگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔<br>(iii) پر مجھے کھٹملوں نے مل مارا، میں شاعر کہنا چاہتا ہے کہ کھٹملوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور میں اکیلا ہوں۔ کھٹملوں نے مل کر مجھے مسل ڈالا ہے۔<br>(iv) کھٹملوں کو مارتے مارتے پوریں گھس گئیں۔<br>**یا**<br>(i) شاعر نے ہندوستان کی سرزمین کو ارض پاک کہا ہے۔<br>(ii) ''ہمارا خون امانت ہے نسل نو کے لیے'' سے شاعر کی مراد ہے کہ ہمارا خون نئی نسل کے لیے امانت ہے۔<br>(iii) ''دمکتے ہوئے خاکدان'' کے معنی ہیں، دمکتی ہوئی دنیا۔<br>(iv) ''جنوں کی ڈھالی'' ہوئی سے شاعر کی مراد جنونی کیفیت میں ڈھالی ہوئی ایٹمی بلاؤں سے ہے جن سے زمین اور آسمان کی خیر نہیں ہے۔ | 2½<br>2½<br>2½<br>2½<br>**کل نمبر** = 10<br>2½<br>2½<br>2½<br>2½<br>**کل نمبر** = 10 |
| 12 | درج ذیل سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب تلاش کرکے لکھیے۔ 5<br>(i) وہ کون سی صنف شعر ہے جس میں ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں لیکن ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے؟<br>(a) نظم<br>(b) رباعی<br>(c) مثنوی | |

| | | |
|---|---|---|
| | (ii) وہ کون سی صنف شعر ہے جس کے فن کے لیے استادوں نے چوبیس اوزان مقرر کیے ہیں؟<br>(a) مثنوی<br>(b) نظم<br>(c) رباعی<br>(iii) "من سکھ لال" کس تحریر کا کردار ہے؟<br>(a) بڑے بول کا سر نیچا<br>(b) گاؤں کی لاج<br>(c) ایک گدھے کی سرگذشت<br>(iv) رائے صاحب اور خان صاحب، کس افسانے یا انشائیہ کا کردار ہیں؟<br>(a) دعوت<br>(b) بڑے بول کا سر نیچا<br>(c) گاؤں کی لاج<br>(v) "آگرہ بازار" صنف کے اعتبار سے کیا ہے؟<br>(a) افسانہ<br>(b) ڈراما<br>(c) انشائیہ<br>**جواب:**<br>(i) (c) **مثنوی**<br>(ii) (c) **رباعی**<br>(iii) (c) **ایک گدھے کی سرگذشت**<br>(iv) (c) **گاؤں کی لاج**<br>(v) (b) **ڈراما** | <br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br><br>1<br>1<br>1<br>1<br>1<br>**کل نمبر** = 5 |